بخل کی مذمت اور اس کا علاج

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

واعظ الجمعہ

بخل کی مذمّت اور اس کا علاج

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

بُخل کی مذمّت اور اس کا علاج

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

بخل وکنجوسی کا لُغوی واِصطلاحی معنی

برادرانِ اسلام! بخل کے لُغوی معنی "روکنے" کے ہیں، جبکہ اِصطلاحِ شرع میں اس سے مُراد یہ ہے کہ جہاں خرچ کرنا شرعًا، عادۃً یا مروّتًا لازم ہو، وہاں خرچ نہ کرنا بخل ہے"[۱]۔

حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ بخل کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "جہاں خرچ کرنے کی ضرورت ہے وہاں سے روک دینا بخل ہے، اور جہاں روکنا چاہیے وہاں خرچ کرنا فُضول خرچی ہے، ان دونوں کے درمیان اِعتدال کا راستہ ہے، اور وہی محمود (ومطلوب) ہے"[۲]۔

---

(١) "المفرَدات في غريب القرآن" باب الباء، صـ١٠٩، مُلخّصاً. و"التعريفات" باب الباء، صـ٤٢، ٤٣، مُلخّصاً.
(٢) "إحياء علوم الدين" كتاب ذمّ البخل ...إلخ، بيان حدّ السخاء ...إلخ، ٣/ ٢٥٩.

بخل وکنجوسی کی مُمانعت

عزیزانِ محترم! بخل وکنجوسی انتہائی مذموم صفت ہے، اللہ ربّ العالمین نے قرآنِ کریم میں اس کی مُمانعت بیان فرمائی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾[1] "جو اُس چیز میں بخل کرتے ہیں جو اللہ تعالی نے اُنہیں اپنے فضل سے عطا فرمائی، وہ ہرگز اُسے اپنے لیے اچھا نہ سمجھیں، بلکہ وہ اُن کے لیے بُرا ہے، عنقریب جس میں بخل کیا وہ بروزِ قیامت اُن کے گلے کا طَوق ہوگا!"۔

صدر الاَفاضل علّامہ سیّد نعیم الدین مُرادآبادی رحمہ اللہ تعالی اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ "بخل کے معنی میں اکثر علماء اس طرف گئے ہیں، کہ واجب کا ادا نہ کرنا بخل ہے، اسی لیے بخل پر شدید وعیدیں آئی ہیں، چنانچہ اس آیت میں بھی ایک وعید آرہی ہے، ترمذی شریف کی حدیث میں ہے کہ "بخل اور بد خُلقی یہ دو ۲ خصلتیں ایماندار میں جمع نہیں ہوتیں"، اکثر مُفسرین نے فرمایا کہ یہاں بخل سے زکاۃ کا نہ دینا مُراد ہے" مزید فرماتے ہیں کہ "بخاری شریف" کی حدیث میں ہے، کہ جس کو اللہ نے مال دیا اور اس نے زکاۃ ادا نہ کی، بروز قیامت وہ مال سانپ بن کر اُس کو طوق کی طرح لپٹے گا، اور یہ کہہ کر ڈستا جائے گا کہ میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں"[2]۔

دردناک عذاب کی وعید

حضراتِ گرامی قدر! جو لوگ بخل سے کام لیتے ہوئے اپنے مال کی زکاۃ ادا نہیں کرتے، بلکہ راہِ خدا میں خرچ کرنے سے گریز کرتے ہیں، اَیسوں کے لیے دردناک

---

(١) پ ٤، آل عمران: ١٨٠.

(٢) "تفسیر خزائن العرفان" پ۴، آلِ عمران، زیرِ آیت: ۱۸۰، ص۱۴۶۔

عذاب کی وعید ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿ وَالَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝ یَّوْمَ یُحْمٰى عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴾[1] "وہ لوگ جو سونا چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں، اور اُسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سناؤ! جس دن وہ جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا، پھر اُس سے اُن کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں داغیں گے (اور کہیں گے:) یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لیے جمع کر رکھا تھا، اب اس جمع کرنے کا مزہ چکھو!"۔

زکاۃ کی ادائیگی میں کوتاہی کا انجام

عزیزانِ مَن! بخل وکنجوسی کے باعث زکاۃ کی ادائیگی میں کوتاہی برتنا، عذابِ الٰہی کا باعث ہے، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ آتَاهُ اللهُ مَالاً فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ، مُثِّلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعاً أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَان، يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ -يَعْنِي شِدْقَيْهِ- ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا مَالُكَ! أَنَا كَنْزُكَ!»[2] "جسے اللہ تعالی نے مال دیا اور اُس نے زکاۃ ادا نہیں کی، اُس کا وہ مال قیامت کے دن گنجا سانپ بنادیا جائے گا، جس کے سر پر دو ۲ کالے نشان ہوں گے، قیامت کے دن وہ سانپ اُس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا، پھر وہ اُس کے دونوں جبڑے پکڑ کر کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں! میں تیرا خزانہ ہوں!"۔

---

(۱) پ۱۰، التوبة: ٣٤، ٣٥.

(۲) "صحيح البخاري" كتاب الزكاة، باب إثم مانع الزكاة، ر: ١٤٠٣، صـ٢٢٦.

ناپسندیدہ بندے

جانِ برادر! اللہ تعالی بخل (کنجوسی) کرنے والے اور اس کی ترغیب دینے والے کو ناپسند فرماتا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وَ یَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِؕ-وَ مَنْ یَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ﴾[1] "وہ جو آپ بخل کریں اور اَوروں سے بخل کو کہیں، اور جو منہ پھیرے تو یقیناً اللہ ہی بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا"۔

بخل وکنجوسی... ایک انتہائی مذموم صفت

حضراتِ ذی وقار! بخل وکنجوسی انتہائی مذموم صفت ہے، خالقِ کائنات اسے سخت ناپسند فرماتا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآىٕنَ رَحْمَةِ رَبِّیْۤ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْیَةَ الْاِنْفَاقِؕ-وَ كَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا﴾[2] "تم فرماؤ! اگر تم لوگ میرے رب کی رحمتوں کے خزانے کے مالک ہوتے، توانہیں بھی روک رکھتے اس ڈر سے کہ خرچ نہ ہوجائیں، اور آدمی بڑا کنجوس ہے!"۔

بخل کی رَوِش

میرے محترم بھائیو! بحیثیت قوم بخل کی رَوِش اپنانا، اللہ جَلَّ جَلالُہٗ کی ناراضگی، اور اپنی ذِلّت ورُسوائی کا باعث ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِۚ-فَمِنْكُمْ مَّنْ یَّبْخَلُۚ-وَ مَنْ یَّبْخَلْ فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖؕ-وَ اللّٰهُ الْغَنِیُّ وَ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُۚ-وَ اِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَكُمْۙ-ثُمَّ لَا یَكُوْنُوْۤا اَمْثَالَكُمْ﴾[3] "ہاں ہاں یہ جو تم ہو! بلائے جاتے ہو کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو،

---

(١) پ٢٧، الحديد: ٢٤.

(٢) پ١٥، الإسراء: ١٠٠.

(٣) پ٢٦، محمد: ٣٨.

توتم میں سے کچھ لوگ بخل کرتے ہیں! اور جو بخل کرے وہ اپنی ہی جان پر بخل کرتا ہے،اور اللہ بےنیاز ہے اور تم سب محتاج ہو،اور اگر تم منہ پھیرو تو وہ تمہارے سِوا اَور لوگ بدل لے گا، پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے"لہٰذا میرے بھائیو! ہمیں اس رَوِش کو ترک کر کے میانہ رَوِی کی عادت اپنانی ہوگی!۔

عذابِ جہنّم کا باعث

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! بخل و کنجوسی کی عادت اپنانا، مال ودَولت جمع کرنا اور وقتِ ضرورت اُسے راہِ خدا میں خرچ نہ کرنا، عذابِ جہنّم کا باعث ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿الَّذِیۡ جَمَعَ مَالًا وَّ عَدَّدَہٗ ۙ﴿۲﴾ یَحۡسَبُ اَنَّ مَالَہٗۤ اَخۡلَدَہٗ ۚ﴿۳﴾ کَلَّا لَیُنۡۢبَذَنَّ فِی الۡحُطَمَۃِ ﴾[1] "جس نے مال جوڑا اور گِن گِن کر رکھا، کیا یہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اُسے دنیا میں ہمیشہ رکھے گا، ہرگز نہیں ضرور وہ روندھنے والی (جہنّم) میں پھینکا جائے گا"۔

بخیل وکنجوس ... جہنّم سے قریب ہے

حضراتِ گرامی قدر! بخیل شخص مال ودَولت کی حرص ولالچ میں اپنی عزّت، شُہرت اور اپنا دِین سب گنوا بیٹھتا ہے، اللہ ورسول اس سے ناراض ہوتے ہیں، وہ جنّت سے دُور اور جہنّم سے قریب ہوتا ہے، اس کے اپنے پرائے ہو جاتے ہیں، دوست احباب رُوٹھ جاتے ہیں، اور ایک وقت آتا ہے کہ جب وہ دنیا میں تنہا رہ جاتا ہے، کوئی اس کے ساتھ تعلّق نہیں رکھنا چاہتا۔ حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، مصطفٰی جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «السَّخِيُّ قَرِيبٌ مِنَ اللهِ، قَرِيبٌ مِنَ الجَنَّةِ، قَرِيبٌ مِنَ النَّاسِ، بَعِيدٌ مِنَ النَّارِ. وَالبَخِيلُ

---

(١) پ٣٠، الهمزة: ٢- ٤.

بَعِيدٌ مِنَ اللهِ، بَعِيدٌ مِنَ الجَنَّةِ، بَعِيدٌ مِنَ النَّاسِ، قَرِيبٌ مِنَ النَّارِ!»(١) "سخی اللہ سے قریب ہوتا ہے، جنّت سے قریب ہوتا ہے، لوگوں سے قریب ہوتا ہے، اور جہنّم سے دُور ہوتا ہے۔ جبکہ بخیل اللہ تعالی سے دُور ہوتا ہے، جنّت سے دُور ہوتا ہے، لوگوں سے دُور ہوتا ہے، جہنّم سے قریب ہوتا ہے"۔

بخل وکنجوسی باعثِ ہلاکت ہے

برادرانِ اسلام! بخل، کنجوسی اور تنگ دِلی، ہلاکت، خون خرابہ اور عزّت وناموس کی بربادی کا باعث ہے، حضرت سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «وَاتَّقُوا الشُّحَّ؛ فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، حَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ، وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ»(٢) "بخل اور تنگدلی سے بچو؛ کیونکہ تم سے پہلے لوگوں کو بخل اور تنگدلی نے ہلاک کر دیا، اس چیز نے انہیں خونریزی اور حرام کو حلال کرنے پر اُکسایا"۔

بخیل شخص کبھی کامل مؤمن نہیں ہو سکتا

عزیزانِ محترم! بخیل شخص کبھی کامل مؤمن نہیں ہو سکتا، حضرت سیّدنا ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، سرورِ دوجہاں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِي مُؤْمِنٍ: (١) البُخْلُ (٢) وَسُوءُ الخُلُقِ»(٣) "دو۲ خصلتیں مؤمن میں جمع نہیں ہو سکتی ہیں: (۱) بخل (۲) اور بد خُلقی"۔

---

(١) "سنن الترمذي" باب ما جاء في السخاء، ر: ١٩٦١، صـ٤٥٥.

(٢) "صحيح مسلم" باب تحريم الظلم، ر: ٦٥٧٦، صـ١١٢٩.

(٣) "سنن الترمذي" باب ما جاء في البخل، ر: ١٩٦٢، صـ٤٥٥، ٤٥٦.

جنّت میں داخلے سے محرومی

جانِ برادر! بخیل وکنجوس شخص جنّت میں داخل نہیں ہوگا، حضرت سیّدنا ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، سرکارِ دوجہاں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «لَا يَدْخُلُ الجَنَّةَ: (١) خَبٌّ (٢) وَلَا بَخِيلٌ (٣) وَلَا مَنَّانٌ!»[1] "(۱) فریبی (۲) بخیل (۳) اور احسان جتانے والا، جنّت میں داخل نہیں ہوگا"۔

ایک اَور مقام پر یہی روایت کچھ مختلف الفاظ کے ساتھ یوں مذکور ہے: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ: (١) بِخَيْلٌ (٢) وَلَا خَبٌّ (٣) وَلَا خَائِنٌ (٤) وَلَا سَيِّئُ الْمَلَكَةِ!»[2] "(۱) بخل کرنے والا، (۲) فریبی، (۳) خیانت کرنے والا (۴) اور اپنے ماتحت سے بدسُلوکی کرنے والا، جنّت میں داخل نہیں ہوگا"۔

دنیا وآخرت میں ہلاکت کا باعث

میرے محترم بھائیو! بخل وکنجوسی دنیا وآخرت میں ہلاکت کا باعث ہے، حضرت سیّدنا عَمرو بن شعیب رضی اللہ تعالی عنہ اپنے والد سے، اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، حضور نبئ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «صَلَاحُ أَوَّلِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بِالزُّهْدِ وَالتَّقْوَى، وَهَلَاكُ آخِرِهَا بِالْبُخْلِ وَالْفُجُورِ»[3] "اس اُمت کے پہلے پہل لوگ تقویٰ وپرہیزگاری کے ذریعے سلامتی پائیں گے، جبکہ آخری زمانے کے لوگ بخل اور بدکاری کے سبب ہلاکت میں مبتلا ہوں گے"۔

---

(١) المرجع نفسه، ر: ١٩٦٣، صـ٤٥٦.

(٢) "شُعب الإيمان" ٧٤- الجود والسخاء، ر: ١٠٣٦٤، ١٣/ ٣٠٠.

(٣) المرجع نفسه، ر: ١٠٣٥١، صـ٢٩١.

انسان کی دو بُری عادتیں

حضراتِ محترم! حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدار ختم نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالی شان ہے: «شَرُّ مَا فِي رَجُلٍ: (١) شُحٌّ هَالِعٌ (٢) وَجُبْنٌ خَالِعٌ»[1] "آدمی کی یہ عادتیں بہت بری ہیں: (۱) رُلا دینے والا بخل (۲) اور ذلیل کرنے والی بزدلی"۔

بخیلوں کا بلا حساب جہنّم میں داخلہ

عزیزانِ مَن! بخل کتنی بُری صفت ہے کہ اس کے بارے میں بطورِ تنبیہ یہاں تک فرمایا گیا، کہ مالدار بخیل کو بلا حساب جہنّم میں داخل کیا جائے گا، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «سِتَّةٌ يدْخلُونَ النَّار بِلَا حِسَاب: (١) الْأُمَرَاءُ بالجُور (٢) وَالْعَربُ بالعصبية (٣) والدهاقين بِالْكِبرِ (٤) والتُجّار بِالكَذِبِ (٥) والفقراءُ بِالْحَسَدِ (٦) والأغنياءُ بالبُخل»[2] "چھ ٦ قسم کے لوگ بلاحساب آگ میں داخل ہوں گے: (۱) حکمران اپنی ناانصافی کے سبب، (۲) عرب اپنی عصبیت کے باعث، (۳) احمق تکبّر کی وجہ سے، (۴) تاجر جھوٹ کے سبب، (۵) غریب حسد کی بنا پر، (٦) اور مالدار بخل کی وجہ سے"۔

بخل جہنّم کے ایک درخت کا نام ہے

حضراتِ گرامی قدر! بخل جہنّم کے ایک درخت کا نام ہے، جو اس درخت کی ٹہنی کو پکڑ لیتا ہے، وہ درخت اسے اپنی طرف جہنّم میں کھینچ لیتا ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

---

(١) "سنن أبي داود" باب في الجرأة والجبن، ر: ٢٥١١، صـ٣٦٤.
(٢) "الفردوس بمأثور الخطاب" باب السين، ر: ٣٤٩١، ٢/ ٣٢٩.

نے ارشاد فرمایا: «وَالْبُخْلُ شَجَرَةٌ مِنْ شَجَرِ النَّارِ، أَغْصَانُهَا مُتَدَلِّيَاتٌ فِي الدُّنْيَا، مَنْ أَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْهَا قَادَهُ ذَلِكَ الْغُصْنُ إِلَى النَّارِ»[1] "بخل جہنّم کے درختوں میں سے ایک ایسا درخت ہے، جس کی ٹہنیاں دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں، جس نے اس کی ٹہنی پکڑ لی، وہ ٹہنی اُسے جہنّم میں کھینچ لے گی"۔

جاہل سخی عبادت گزار بخیل سے بہتر ہے

حضراتِ ذی وقار! عبادت گزار بخیل کی بہ نسبت، جاہل سخی اللہ تعالی کو زیادہ پسند ہے، حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «وَالْجَاهِلُ السَّخِيُّ أَحَبُّ إِلَى اللهِ، مِنَ الْعَابِدِ الْبَخِيلِ»[2] "اللہ تعالی کو جاہل سخی، عبادت گزار بخیل سے زیادہ پسند ہے"۔

"مُکاشفۃ القلوب" میں ہے کہ "حضرت سیّدنا یحییٰ علیہ السلام نے ابلیس (شیطان) سے پوچھا کہ تجھے کونسا آدمی پسند اور کونسا ناپسند ہے؟ ابلیس نے کہا کہ مجھے مؤمن بخیل پسند ہے، مگر گنہگار سخی پسند نہیں، سیّدنا یحییٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ وہ کیوں؟ ابلیس نے کہا: اس لیے کہ بخیل (کنجوس) کو تو اس کا بخل ہی لے ڈُوبے گا، مگر فاسق سخی کے متعلق مجھے خطرہ ہے، کہ کہیں اللہ تعالی اس کی سخاوت کے باعث اس پر رحمت فرما کر اس کی حالت بدل دے! پھر ابلیس نے جاتے ہوئے کہا کہ اگر آپ یحییٰ (نبی) نہ ہوتے تو میں (راز کی یہ باتیں) کبھی نہ بتاتا"[3]۔

---

(١) "شُعب الإيمان" ٧٤- الجود والسخاء، ر: ١٠٣٧٥، ١٣/ ٣٠٨.

(٢) المرجع نفسه، ر: ١٠٣٥٥، صـ٢٩٣.

(٣) "مُكاشَفة القلوب" الباب ٢٥ في الزكاة والبخل، صـ٨٧، ٨٨.

سلام کرنے میں بخل کرنا

جانِ برادر! بخل کا مطلب صرف مال ودَولت خرچ کرنے میں کنجوسی سے کام لیناہی نہیں، بلکہ نیک کام نہ کرنا، یا اپنے مسلمان بھائیوں کو سلام نہ کرنا بھی بخل ہے، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: «إِنَّ أَبْخَلَ النَّاسِ مَنْ بَخِلَ بِالسَّلَامِ»[1] "لوگوں میں سب سے بڑا بخیل وہ ہے، جو سلام کرنے میں بھی بخل کرے"۔

حضور نبئ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دُرود وسلام بھیجنے میں بخل سے کام لینا

عزیزانِ محترم! حضور نبئ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکرِ مبارک سُن کر پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دُرود وسلام نہ بھیجنا بھی بخل ہے، حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «البَخِيلُ الَّذِي مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ»[2] "بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذِکر کیا جائے، اور وہ مجھ پر دُرود نہ بھیجے"۔

بخل کے دینی ودنیاوی نقصانات

برادرانِ اسلام! بخل بہت بُری اور مذموم صفت ہے، اس کے متعدّد دینی ودنیاوی نقصانات ہیں، ان میں سے چند حسبِ ذیل ہیں:

(۱) بخیل کبھی کامل مؤمن نہیں بن سکتا، (۲) بخل ایمان سے روکنے اور کفر کی طرف لے جانے کا باعث ہے، (۳) بخل جنّت سے محرومی اور جہنّم میں لے جانے کا باعث ہے، (۴) بخل کی وجہ سے ایک مسلمان، کامل مؤمن بننے سے محروم رہتا ہے، (۵) بخل خونریزی اور دنیا وآخرت میں ہلاکت کا باعث ہے، (٦) بخل کے

(١) "مُسند أبي يعلى" مسند أبي هريرة، ر: ٦٦٤٩، ١٢/ ٥٢٧.
(٢) "سنن الترمذي" أبواب الدعوات، ر: ٣٥٤٦، صـ٨٠٨.

باعث انسان راہِ خدا میں خرچ کرنے کے اجر و ثواب سے محروم رہتا ہے، (۷) بخل عزّت وناموس کی بربادی اور حرام کو حلال ٹھہرانے کا باعث ہے، (۸) بخل کے باعث انسان زکاۃ جیسے اہم فرض کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے، (۹) بخل کی وجہ سے دِلوں میں نِفاق اور رشتوں میں دُوریاں پیدا ہوتی ہیں، (۱۰) اور بخل کے باعث لالچ، حرص، نفرت، کدورت، تنگدلی اور تنگ ظرفی جیسی متعدّد سماجی برائیوں میں اضافہ ہوتا ہے، جس کے سبب مُعاشرے میں انسان کو ذِلّت ورُسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، لہذا حتّی الاِمکان اس مذموم صفت سے بچیں، اور اِیثار، قربانی اور سخاوت کا مُظاہرہ کریں۔

بخل کے اَسباب اور اُن کا علاج

حضراتِ گرامی قدر! بخل وکنجوسی کے متعدّد اسباب ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

"(۱) بخل کا پہلا سبب تنگ دستی کا خوف ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ اس بات کو ہمیشہ ذہن میں رکھے، کہ راہِ خدا میں مال خرچ کرنے سے کمی نہیں آتی بلکہ اِضافہ ہوتا ہے۔

(۲) بخل کا دوسرا سبب مال سے محبت ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ قبر کی تنہائی کو یاد کرے، کہ میرا یہ مال قبر میں میرے کسی کام نہ آئے گا، بلکہ میرے مرنے کے بعد وُرثاء اسے بے دردی سے خرچ کریں گے۔

(۳) بخل کا تیسرا سبب نفسانی خواہشات کا غلبہ ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ خواہشاتِ نفسانی کے نقصانات اور اُس کے اُخروی انجام کا بار بار مطالعہ کرے۔

(۴) بخل کا چوتھا سبب بچوں کے روشن مستقبل کی خواہش ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ بندۂ مؤمن اللہ تعالی پر بھروسہ رکھے، اور اپنے اعتقاد ویقین کو مزید پختہ کرے، کہ جس رب تعالی نے میرا مستقبل بہتر بنایا، وہی خالقِ کائنات

میرے بچوں کے مستقبل کو بھی بہتر بنانے پر قادر ہے۔

(۵) بخل کا پانچواں سبب آخرت کے مُعاملے میں غفلت ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ اس بات پر غَور کرے، کہ جو مال ودَولت میں نے راہِ خدا میں خرچ کیا، مرنے کے بعدوہ یقیناً مجھے نفع دے گا، لہذا اس فانی مال سے خوب نفع اٹھانے کے لیے، اسے نیکی کے کاموں میں خرچ کرناہی عقل مندی ہے"[1]۔

(٦) بخل کا مؤثر اور بنیادی علاج یہ ہے کہ بخل کے اَسباب پر غَور کر کے انہیں دُور کرنے کی کوشش کی جائے، اپنے دل کومال کی محبت اور نفسانی خواہشات سے پاک کیا جائے، نیز اپنے مُعاملات میں قناعت، صبر اور میانہ رَوِی اختیار کی جائے؛ کہ دینِ اسلام ہمیں ہر مُعاملے میں ہمیشہ اِعتدال و میانہ رَوِی کا حکم دیتا ہے، نیز بخل و کنجوسی اور اِسراف سے منع کرتا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا﴾[2] "اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ، اور نہ پورا کھول دے کہ تو بیٹھا رہے ملامت کیا ہوا تھکا ہوا!"۔

صدر الاَفاضل مفتی سیّد نعیم الدین مرادآبادی رحمہ اللہ تعالی علیہ اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ "یہ تمثیل (بطورِ مثال) ہے، جس سے اِنفاق یعنی خرچ کرنے میں اِعتدال ملحوظ رکھنے کی ہدایت منظور ہے، اور یہ بتایا جاتا ہے کہ نہ تو (کنجوسی سے) اس طرح ہاتھ روکو کہ بالکل خرچ ہی نہ کرو، اور یہ معلوم ہو گویا کہ ہاتھ گلے سے باندھ دیا گیا ہے، دینے کے لیے ہِل نہیں سکتا، ایسا کرنا توسببِ ملامت ہوتا ہے؛ کہ بخیل کنجوس کوسب بُرا کہتے

---

(۱) "اِحیاء العلوم" بخل کی مذمّت، فصل ۱۰، بخل کا علاج، ۳/ ۸٦۹- ۸۷۱۔ و"باطنی بیماریوں کی معلومات" بخل کے پانچ اسباب اور اُن کا علاج، ص۱۳۱، ۱۳۲۔

(۲) پ١٥، بني إسرائيل: ٢٩.

ہیں، اور نہ (ہی) ایسا ہاتھ کھولو کہ اپنی ضروریات کے لیے بھی کچھ باقی نہ رہے"[1]۔

بخل سے بچنے کی دعا

میرے محترم بھائیو! بخل ایمان کے لیے کس قدر خطرناک اور بُری صفت ہے! کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے اللہ کی پناہ چاہی، حضرت سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم ﷺ نے دعا کی: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ البُخْلِ»[2] "اے اللہ! میں بخل سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں"۔

خلاصۂ کلام

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! بخل کے باعث اللہ ورسول ناراض ہوتے ہیں، بخل وکنجوسی جنّت سے محرومی کا باعث ہے، انسان اس مذموم صفت کی وجہ سے جہنّم کے گڑھے میں پہنچ سکتا ہے، اگر دنیاوی اعتبار سے دیکھیں، تو بخل انسان کے اپنوں کو بے گانہ بنا دیتا ہے، باہم اُلفت، محبت، ہمدردی اور خیر خواہی کے جذبات کو ختم کر دیتا ہے، انسان صرف مال کا ہو کر رہ جاتا ہے، اس کے دماغ میں صرف یہی دُھن سوار رہتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ مال جمع کر لیا جائے، بخیل شخص اپنے مال کو بوقتِ ضرورت اپنی جان پر بھی خرچ کرنے سے اجتناب کرتا ہے، اور اس فکر میں رہتا ہے کہ کہیں اس کا مال کم نہ ہو جائے!۔

یاد رکھیے! یہ دنیا اور اس کا مال واَسباب سب عارضی وفانی ہے، ایک دن ہم سب کو موت آنی ہے، لہٰذا دنیا کے بجائے اپنی آخرت کی فکر کریں، بخل وکنجوسی کی عادت کو ترک کریں، مُعاملات میں اعتدال ومیانہ رَوِی اپنائیں، اپنے مال کو حسبِ

(١) "تفسیر خزائن العرفان" پ١٥، بنی اسرائیل، زیرِ آیت: ٢٩، صـ٥٣١۔
(٢) "صحيح البخاري" كتاب الدعوات، باب التعوُّذ من البُخْل، ر: ٦٣٧٠، صـ١١٠٦.

ضرورت اپنے اہل وعِیال پر خرچ کریں، غریبوں، یتیموں اور مسکینوں کی مدد وکَفالت کریں، اور راہِ خدا میں زیادہ سے زیادہ خرچ کر کے اپنی آخرت کو بہتر بنائیں!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں بخل وکنجوسی کی عادت سے بچا، دین ودنیا کے تمام مُعاملات میں اِعتدال اور میانہ رَوِی کی توفیق عطا فرما، کفایت شِعاری اور سادگی کی دَولت سے مالا مال فرما، اور لوگوں کی فلاح وبہبود کے لیے کام کرنے کی توفیق مَرحمت فرما!۔

اے اللہ! اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے وسیلۂ جلیلہ سے ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سُستی وکاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی اور چھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام

بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفادے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطافرما، خَلقِ خدا کے لیے ہماراسینہ کشادہ اور دل نرم کردے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کردے، ہمارے اعمالِ حسنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلَسطینی اور کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطافرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان، مال، عزّت، آبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.